جہاد قیامت تک جاری رہے گا

محمد طارھر رزاق

* ظالم فرنگی کے سپاہی، مجاہد کو گرفتار کر کے لے آئے ہیں..... اسے کمرے میں بند کر دیا گیا ہے...... اسلام کے سپوت پر سپاہیوں نے وحشیانہ تشدد شروع کر دیا ہے........ کہ کمرے کے درودیوار بھی تھر تھر کانپ رہے ہیں...... سپاہی اس حریت پسند سے اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھ رہے ہیں...... لیکن وہ بتانے سے صاف انکار کر رہا ہے........ سپاہی مارپیٹ کے تھک گئے ہیں........ ان کے سانس دھونکنی کی طرح چل رہے ہیں........ لیکن مجاہد بڑے استقلال کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے........ غصہ سے پیچ و تاب کھاتا ہوا ایک شقی القلب سپاہی اس کے لیے ایک ہولناک سزا تجویز کرتا ہے........ مجاہد کی شہادت کی انگلی پر موم کی ایک باریک سی تہہ چڑھادی جاتی ہے........ پھر انگلی کو ماچس کی تیلی سے آگ لگا دی جاتی ہے........ آگ انگلی کی نرم سی ہڈی کو جلانے لگتی ہے........ گوشت جل جاتا ہے........ انگلی کی ہڈی موم بتی کے دھاگے کی طرح شعلہ دینے لگتی ہے........ اور انگلی کا ایک پور جل جاتا ہے........ آگ بجھ جاتی ہے........ فرنگی کے سپاہی پھر اپنا سوال دہراتے ہیں........ مجاہد بڑی تمکنت سے جواب دیتا ہے کہ تم مجھے اس سے زیادہ تکلیف نہیں پہنچا سکتے........ لیکن سن لو........ میں اب بھی تمہیں اپنے ساتھیوں کے متعلق نہیں بتاؤں گا........!!! سپاہی حیرت سے اپنی انگلیاں منہ میں لے کر رہ جاتے ہیں........

* گرفتار مجاہدین کو ٹرکوں سے نیچے اتارا جارہا ہے........ "فوری انصاف" کی عدالت میں پیش کیا جاتا ہے........ مختصر سماعت ہوتی ہے اور مجاہدین کو سزائے موت سنا دی جاتی ہے........ انہیں زنجیروں کی جھنکار اور سنگینوں کے سائے تلے جیل بھیج دیا جاتا ہے........ جیل میں ان کا وزن کیا جاتا ہے........ ایک مہینہ بعد انہیں سزا موت دی جانی ہے........ مہینہ گذر گیا ہے........ سزائے موت کا دن آ گیا ہے........ مجاہدین کو جیل سے پھانسی گھاٹ لے جانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں........ پھانسی گھاٹ لے جانے سے پہلے پھر ان کا وزن کیا جاتا ہے........ فرنگی ششدر رہ جاتا ہے........ کہ جیل میں ایک مہینہ رہنے کے باوجود تمام مجاہدین کا وزن بڑھ گیا ہے........ فرنگی پھانسی کی سزا معطل کر دیتا ہے اور اس بات کی جستجو کرتا ہے........ کہ ان کا وزن موت کے خوف کی وجہ سے کم ہونا چاہیئے تھا........ لیکن وزن بڑھ گیا........ اسے بتایا گیا........ کہ مسلمان کے نزدیک موت ایک پل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملا دیتا ہے........ دنیا مومن کے لیے ایک قید خانہ ہے........ مسلمان اپنے رب سے ملاقات کا مشتاق ہوتا ہے........ وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے بے قرار ہوتا ہے........ وہ جنت کے محلات و باغات میں جانے کے لیے مضطرب ہوتا ہے........

جنت اور حوران جنت اس کے لیے چشم براہ ہوتی ہیں........ وہ شہادت کا جام پی کر اس پنجرہ کو توڑ کر........ ایک ہی جست میں اپنے اللہ کے حضور حاضر ہو جاتا ہے........ اور اپنی آنکھوں سے اپنے رب کا دیدار کرتا ہے........ تو ایسی پُر مسرت صورت میں وزن بڑھا ہی کرتے ہیں........

* فرنگی کے ایک شہ دماغ نے کہا........ کہ مسلمانوں کی کتاب "قرآن مجید" کتاب انقلاب ہے........ کتاب جہاد ہے........ درس حریت ہے........ سبق شجاعت ہے........ یہ کتاب مسلمانوں کو موت سے بے خوف کر دیتی ہے........ یہ کتاب ایک بے تیغ سپاہی کو ایک لشکر سے لڑا دیتی ہے........ یہ کتاب شہادت کی تڑپ پیدا کرتی ہے........ یہ کتاب مجاہدوں کو جنت کی نوید دیتی ہے........ جب تک یہ کتاب موجود ہے........ ہم مسلمانوں کو غلام نہیں بنا سکتے........ مسلمانوں کو غلام بنانے کے لیے ہمیں اس کتاب کو نیست و نابود کرنا ہوگا........ پھر کروڑوں قرآن مجید کے نسخے جلائے گئے........ دریا برد کیے گئے........ زمین میں دفن کیے گئے........ لیکن فرنگی حیران رہ گیا کہ کروڑوں مسلمانوں کے سینوں میں یہ کتاب محفوظ ہے........ انہیں یہ کتاب حفظ ہے........ ان کا ایک چھے سات سال کا بچہ اشارہ ملتے ہی ساری کتاب فر فر سنا دیتا ہے........ اور تو اور........ ان کی بچیوں اور ان کی عورتوں کو یہ کتاب زبانی یاد ہے........ فرنگی ماتھے پہ ہاتھ مار کے رہ گیا........ کہ اس کتاب کو ختم کرنا میرے بس میں نہیں........!!!

* فرنگی دانشور پھر سر جوڑ کے بیٹھے........ لمبی مجلس مشاورت ہوئی........ بحث و مباحثے ہوئے........ دلائل کے انبار لگے........ آخر انہیں ایک حل مل گیا........ اور تمام دانشوروں نے اپنی کامیابیوں پر زور دار شیطانی قہقہے لگائے........ انہوں نے کہا کہ ہم نے اس قوم پر اپنے ترکش کے تمام تیر استعمال کیے........ لیکن ہم ناکام و نامراد رہے........ ان کا ایمان بھی موجود ہے........ ان کی کتاب بھی موجود ہے........ ان کا عشق رسول بھی موجود ہے........ ان کا جذبہ جہاد بھی موجود ہے........ انہوں نے ایک حتمی فیصلہ دیا........ کہ ان کے اندر ایک جھوٹا نبی پیدا کیا جائے........ وہ کہے کہ مجھے اللہ نے نبی بنا کر بھیجا ہے........ پھر وہ اپنے وحی نازل ہونے کا اعلان کرے۔ پھر وہ اعلان کرے کہ اللہ نے مجھ پر وحی بھیجی ہے........ کہ اللہ نے اب جہاد کو حرام قرار دے دیا ہے........ اب جو شخص جہاد کرتا ہے........ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی ہے........!!!

وہ نبوت کا اعلان کر کے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نشست پر قبضہ کر لے گا۔ (نعوذ باللہ)

وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کو اپنے عشق سے بدل دے گا۔ (نعوذ باللہ)

وہ اپنی خود ساختہ وحی سے قرآن مجید پر قبضہ کر لے گا۔ (نعوذ باللہ)

وہ اپنے حکم سے جہاد کے حکم کو ختم کر دے گا۔ (نعوذ باللہ)

یعنی......

ہم اس کی جعلی نبوت سے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ختم کر دیں گے۔ (نعوذ باللہ)

ہم اس کے بناوٹی عشق سے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کو ختم کر دیں گے۔ (نعوذ باللہ)
ہم اس کی ابلیسی اطاعت سے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو ختم کر دیں گے۔ (نعوذ باللہ)
ہم اس کی خود ساختہ وحی سے قرآن مجید کو ختم کر دیں گے۔ (نعوذ باللہ)
ہم اس کے کافری حکم سے جہاد کے حکم کو ختم کر دیں گے۔ (نعوذ باللہ)

شیطانی منصوبہ مکمل ہو گیا...... ایک کمینہ خصلت، بد طینت، اور بد اصل، مرزا قادیانی کو انگریزی نبوت کے لیے چن لیا گیا...... اس نے مندرجہ بالا ہدایت پہ کام شروع کر دیا...... اور ہر ہر مورچہ سے خوب شیطانی گولہ باری کی...... باقی ساری خباثتوں کے ساتھ ساتھ اس نے جہاد کو حرام قرار دے دیا...... اور پوری دنیا میں جہاد کے حرام ہونے کا ڈھنڈورہ پیٹا...... چند حوالے پیش خدمت ہیں:

"بعض احمق نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت احمقانہ ہے۔ کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض ہے اور واجب ہے، اس سے جہاد کیسا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بد خواہی کرنا ایک بدکار اور حرامی آدمی کا کام ہے"
(مرزا قادیانی کی کتاب "شہادت القرآن" کا ضمیمہ بعنوان "گورنمنٹ کی توجہ کے لائق" ص ۳۰، منقول از اخبار "الفضل" قادیان، جلد ۲۷، ص ۲۰۹، مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۳۹ء)

* "اب سے زمینی جہاد بند کیے گئے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا"
(ضمیمہ "خطبہ الہامیہ" ص ۱۷، مصنف مرزا قادیانی)

* "سو آج سے دین کے لیے لڑنا حرام کیا گیا" (ضمیمہ "خطبہ الہامیہ" ص ۱۷، مصنف مرزا قادیانی)

* "جو شخص میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے، اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعی حرام ہے۔ کیونکہ مسیح آچکا، خاص کر میری تعلیم کے لحاظ سے اس گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیر خواہ اس کو بننا پڑا ہے" (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد" ضمیمہ ص ۷، مصنف مرزا قادیانی)

* "آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا، خدا کے حکم سے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے، وہ اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے" (خطبہ الہامیہ" مترجم ص ۲۷-۲۹، مصنف مرزا قادیانی)

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے!
دین کے لیے تمام جنگوں کا اب اختتام

اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے، خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد"

(ضمیمہ "تحفہ گولڑویہ" ص ۳۹، مصنف مرزا قادیانی)

* "گورنمنٹ انگلشیہ خدائی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ یہ ایک عظیم الشان رحمت ہے۔ یہ سلطنت مسلمانوں کے لیے برکت کا حکم رکھتی ہے۔ خداوند رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لیے باران رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا قطعی حرام ہے"۔
(شہادت القرآن، ضمیمہ ص ۱۱-۱۲، مصنف مرزا قادیانی)

* "اور میں نے بائیس برس سے اپنے ذمہ یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی مخالفت ہو اسلامی ممالک میں ضرور بھیج دیا کرتا ہوں۔ اسی وجہ سے میری عربی کتابیں عرب کے ملک میں بھی شہرت پا گئی ہیں۔" (تحریر مرزا قادیانی، مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۰۱، مندرجہ تبلیغ رسالت، ص۔ ۲۶)

* "میں سولہ برس سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض اور جہاد حرام ہے"۔ (تبلیغ رسالت" جلد سوم، ص ۱۹۶، مصنف مرزا قادیانی)

* جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے، ویسے ویسے جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح و مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار ہے"۔ (تبلیغ رسالت" جلد ہفتم، مصنف مرزا قادیانی)

* میں نے یہ کتابیں اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بخوبی شائع کی ہیں۔ اس کے علاوہ روم کے پایہ تخت، قسطنطنیہ، بلادِ شام، مصر اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا، اشاعت کی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلیظ خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ مجھے اس خدمت پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی کوئی نظیر مسلمان نہیں دکھلا سکتا" (تبلیغ رسالت" جلد ہفتم، مصنف مرزا قادیانی)

* "یہی وہ فرقہ (یعنی قادیانی فرقہ) ہے جو دن رات کوشش کر رہا ہے کہ مسلمانوں کے خیالات میں سے جہاد کی بیہودہ رسم کو اٹھا دے" (از "ریویو آف ریلیجنز" ص ۵۳۷-۵۳۸)

* دیکھو میں (غلام احمد قادیانی) ایک حکم لے کر آپ کے پاس آیا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے" (رسالہ گورنمنٹ "انگریز اور جہاد" ص ۱۴، مصنف مرزا قادیانی)

* قادیانیو! تمہارا مرزا قادیانی اور تم ایک صدی سے مسلمانوں کے دلوں سے جذبۂ جہاد ختم کرنے کے لئے اچھل کود کر رہے ہو، ٹاپتے پھرتے ہو......... لیکن تمہارا سر پتھر تمہارے داغدار چہرے پہ واپس آیا

ہے........ تمہارے پھیلائے ہوئے ارتدادی کانٹوں نے تمہارے ہی پاؤں کو چھلنی کیا ہے........ آسمان جہاد پہ تمہارا تھوکا تمہارے منہ پر ہی پڑا ہے اور تمہاری تردید جہاد کی تحریک نے تحریک جہاد کو مہمیز لگائی ہے........ جہاد کل بھی زندہ تھا........ آج بھی زندہ ہے........ جہاد کا آفتاب کل بھی روشن تھا........ آج بھی روشن ہے........ جہاد کی بجلیاں کل بھی کڑکتی تھیں........ آج بھی کڑکتی ہیں........ پورا عالم کفر لرزہ براندام ہے...... جہاد پوری دنیا میں جاری ہے۔

قادیانیو! سن لو........ اپنے انگریزی کانوں سے سن لو........

جب بھی کسی مظلوم کی چیخ اٹھے گی........ کسی مجاہد کے ہاتھ ظالم کی گردن دبوچنے کے لیے اس کی جانب لپکیں گے........

جب بھی کوئی فرعون خدائی کا دعویٰ کرے گا........ کوئی موسیٰ صفت اسے غرق کرنے کے لیے میدانِ کارزار میں کود پڑے گا........

جب بھی کوئی مسیلمہ کذاب تخت ختم نبوت پر حملہ آور ہوگا........ تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیروکار اسے خاک وخون میں تڑپانے کے لئے بجلی کی سرعت سے آئیں گے........

جب بھی کوئی شاتم رسول اپنی زبان کھولے گا........ تو سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی للکار فضا میں گونجے گی اور اسے جہنم واصل کرنے کے لئے کوئی غازی علم الدین شہید خنجر لہراتا ہوا آئے گا........

جب بھی کوئی صلیب کا پجاری توحید پہ حملہ آور ہوگا........ تو اسے خائب وخاسر کرنے کے لیے کوئی صلاح الدین ایوبی میدان میں موجود ہوگا........

جب بھی کوئی راجہ داہر سر اٹھائے گا........ تو کسی محمد بن قاسم کی تلوار چمکے گی اور راجہ داہر کا سر زمین بوس ہوگا........

قادیانیو! سن لو........ مجاہدوں کی تکبیریں گونجتی رہیں گی........

غازیوں کے قدم کفر کے ایوانوں کو روندتے رہیں گے........

دین حق کے دلاروں کے اسلحے کی جھنکار مسلمانوں کے خون کو گرماتی رہے گی........

اسلام کے سپاہی اپنے دین پہ نچھاور ہوتے رہیں گے........

شہیدوں کے خون سے اسلام کی عظمت کے چراغ جلتے رہیں گے........

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ابدی سچائی ہے......

الجہاد ماضٍ الیٰ یوم القیامۃ

جہاد قیامت تک جاری رہے گا

جب تک جلیں نہ دیپ شہیدوں کے لہو سے
سنتے ہیں کہ جنت میں چراغاں نہیں ہوتا